بلکہ اس سے آگے کی بات یہ ہے کہ اسلامی ریاست غیر مسلموں کو مسلمانوں کی شکل و شباہت اختیار کرنے سے روکے گی، تاکہ وہ بعض ان پابندیوں سے آزاد رہ سکیں جو مسلمانوں پر عائد ہوتی ہیں اور جن کی خلاف ورزی کی صورت میں مسلمان تنبیہہ اور سزا کے مستحق ہوتے ہیں۔

اس بنیادی اور اصولی بات کی روشنی میں آپ کے سوالات کے جوابات یہ ہیں:

۱- اسلامی ریاست کوئی ایسا قانون وضع کرسکتی ہے، جس میں اس بات سے روکا گیا ہو کہ کسی غیر مسلم کو بالواسطہ یا بلاواسطہ مسلم تصور اور شناخت کیا جائے اور اس کی شناخت مسلمان کی ہو۔

۲- اسلامی ریاست میں غیر مسلم شہریوں کو اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے آپ کو بہ طور مسلم ظاہر یا پیش کریں۔

۳- اگر کوئی غیر مسلم اپنے آپ کو مسلم کے لبادے میں چھپائے، تو اس کا یہ فعل ریاست کے ساتھ دھوکا دہی کی تعریف میں آئے گا۔

۴- اگر اسلامی ریاست میں غیر مسلم یہ رویہ اختیار کرتا ہے تو ریاست اس کی تنبیہہ و تعزیر کے لیے قانون وضع کرسکتی ہے۔

۵- اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے تمام شہریوں کے مذہب اور مذہبی عقائد کے بارے میں مکمل طور سے آگاہ ہو اور اس کے لیے مؤثر اور جامع ضابطہ کار وضع کرے۔

۶- کسی شہری کے مذہب اور مذہبی عقائد کے بارے میں معلوم کرنا اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہے، البتہ مذہب کی بنیاد پر اسے بنیادی انسانی حقوق سے محروم کرنا غلط ہے۔

اس موضوع پر فقہی اور قانونی تفصیلات کے لیے کتبِ فقہ کی طرف رجوع کیا جانا چاہیے۔

اسی طرح ہماری کتاب غیرمسلموں سے تعلقات اور ان کے حقوق میں ذمیوں سے متعلق بحث میں اس طرف بنیادی اشارے کیے گئے ہیں۔ (مولانا سیّد جلال الدین عمری، نئی دہلی)

○

سوالات کے جوابات علی الترتیب درج ذیل ہیں:

۱- حکومت کے لیے لازم ہے کہ وہ ایسا قانون وضع کرے جو غیر مسلم کو بلاواسطہ یا بالواسطہ، بطورِ مسلم پیش کرنے سے روکے۔ قرآنِ پاک اور احادیث نبویؐ اس قانون کی اساس پر

واضح طور پر دلالت کرتے ہیں۔

۲- اسلامی ریاست میں غیرمسلم شہریوں کو اس بات کی اجازت نہیں دی جاسکتی کہ وہ اپنے آپ کو بطورِ مسلم ظاہر کریں، کیوں کہ یہ دھوکا ہے اور اسلام دھوکا دہی کی اجازت کسی بھی صورت میں نہیں دیتا۔

۳- اگر غیرمسلم اپنے آپ کو مسلم کے لبادے میں چھپائیں، تو یہ فعل ریاست کے ساتھ دھوکا دہی کے دائرے میں آئے گا اور اس پر انھیں تعزیری سزا دی جائے گی، جو عدالت کی صواب دید پر ہوگی۔ چاہیے یہ کہ عدالتوں کی سہولت کے لیے قانون بنا دیا جائے جس میں تعزیری سزا 'بدنی' اور قید متعین کر دی جائے۔

۴- ریاست کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس سلسلے میں محکمۂ پولیس کو چوکس رکھے اور مجرموں کو گرفت میں لانے کے لیے اقدامات تجویز کرے۔

۵- اس سلسلے میں حکومت مؤثر قانونی تدابیر اختیار کرے، جس سے وہ تمام شہریوں کے مذہب سے آگاہی حاصل کرتی رہے۔

۶- کسی شہری کے مذہب کے بارے میں معلوم کرنا بنیادی حقوق کا تقاضا ہے، اس لیے کہ بعض حقوق کا تعین مذہب کی بنیاد پر ہوگا، واللہ اعلم! (مولانا عبدالمالک، لاہور)

مشکل حالات میں زکوٰۃ وصدقات کا دینی تعلیم پر خرچ

سوال: یورپ کے جس ملک میں، مَیں رہ رہی ہوں وہاں مسلمانوں کو ریاستی، سماجی اور حکومتی سطح پر بہت مشکل حالات کا سامنا ہے۔ خصوصاً مسلمان خواتین اور طالبات کو بڑی مشکل صورتِ حال کا سامنا ہے۔ مسلمانوں کی نئی نسل میں طالبات اور نوجوان لڑکیوں کی دینی تعلیم وتربیت کے لیے وہاں باقاعدہ رجسٹرڈ ادارہ قائم کیا گیا ہے، لیکن مالی وسائل کی فراہمی کے لیے سخت دشواری درپیش ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا جملہ احتیاطوں کے ساتھ ہم زکوٰۃ وصدقات کو مذکورہ دینی تعلیم وتربیت کے ادارے کے لیے جمع اور خرچ کر سکتے ہیں؟